Registered

No. L. 87

نمبر (۶)

مطبوعہ ۹ فروری سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ

جلد (۱)

انگلستان کے اخبارات

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای-ایم-ویری صاحب ڈی ڈی - ایڈیٹر

پادری [illegible] صاحب [illegible] - اسسٹنٹ ایڈیٹر

پادری [illegible] صاحب - پادری غلام مسیح صاحب　｝ ایڈیٹوریل

پادری [illegible] صاحب - پادری [illegible] صاحب

پادری [illegible] ٹھاکر داس صاحب - پادری [illegible] سنگھ صاحب

پادری ایل [illegible] صاحب - پادری [illegible] صاحب　｝ کارسپانڈنس

جنگ ٹرنسوال - سپیان کوپ کی جنگ

نہایت سخت و خونخوار تھی ٹیلہ پر چڑھتے ہی برٹش فوج کو دو طرف سے آگ کی سخت بوچھاڑ برداشت کرنی پڑی مگر شجاعت اور دلیری کے وہ نمایاں جوہر دکھائے کہ بوئر بھی بوہامان گئے۔ بوئروں کی توپوں کا مقام اس واسطے معلوم نہ ہو سکا کہ بے دھوئیں کی بارود استعمال کی بلندی کے سبب سے ہمارے توپخانے نے اچھا کام نہیں دیا اور بجز واپس ہٹنے کے کوئی چارہ نہ تھا ۵۰۰ سپاہی اور کئی افسر قتل ہوئے۔ بوئر کہتے ہیں کہ ان کے ۵۰ قتل اور ۱۵۰ زخمی ہوئے۔ اس فوج سے بڑھنا فضول سمجھا گیا بوئروں نے لیڈی سمتھ تک تمام مورچے ہی مورچے بنا رکھے ہیں۔ اخبار ٹائمز نے ایک آرٹیکل میں لکھا کہ لارڈ رابرٹس کا فرض ہے کہ اس بات کا قطعی فیصلہ کریں کہ آیا لیڈی سمتھ کے چھڑانے کی مزید کوشش کرنا ممکن و مناسب ہے اور سرکار کو صلاح دیتا ہے کہ پچاس ہزار فوج کیپ کو بھیجنے کے لئے تیار کرے اور اس کے بعد بھی اگر پچاس ہزار فوج کی اور ضرورت پڑے تو اس کا انتظام بھی پہلے سے سوچ رکھا جاوے۔ اخبار سٹنڈرڈ اور ڈیلی نیوز کہتے ہیں کہ کسی دوسرے راستہ سے لیڈی سمتھ کے چھڑانے کی کوشش کی جاوے۔ یومنری اور والنٹیر فوج کی روانگی کا انتظام اور آراستگی کا سامان نہایت سرگرمی سے ہو رہا ہے اور فوجیں میدان میں مشق کرتی ہیں اور کارروائی کی نسبت ضروری باتیں لکچر دے کر بتلائی جاتی ہیں۔ پارلیمنٹ افتتاح ہوا حضور عالیہ کی تقریر پڑھ کر سنائی گئی ”افسوس جنوبی افریقہ میں امن نہیں۔ دیگر ملکوں کے ساتھ تعلقات دوستانہ ہیں رعایا پر ہزار آفریں کہ غیروں کے حملہ نوآبادی کے روکنے میں میری اپیل امداد کی سرگرمی سے تعمیل کی میرے بری اور بحری سپاہیوں اور رضاکاروں کی بہادری قابل فخر ہے۔ بیش جانوں کے نقصان کا رنج ہے اور اطراف سلطنت سے جس تیاری سے وفاداری ظاہر ہوئی اس پر ناز ہے تاکہ ہم کوششوں کو جاری رکھیں جب تک کہ جنوبی افریقہ میں برٹش برتری کا ڈنکا بج جائے اور یہی ہوگا جنوبی افریقہ کے لئے فوجی اخراجات میں اضافہ کی ضرورت ہے۔ بحری فوج اور سواحل کی حفاظت پر بھی خرچ درکار ہے۔ ایک مسودہ قانون پیش ہوگا کہ جو لوگ جنوبی افریقہ میں خدمت کر رہے ہیں ووٹ کے حق سے محروم نہ کئے جائیں۔“

امریکہ میں برٹش فوج کی شجاعت اور دلیرانہ برداشت پر ہزار آفریں کہتے ہیں۔ اب جنرل بولر لیڈی سمتھ پر نئے راستہ سے پیش قدمی کر رہے ہیں اور جنرل ممدوح فرماتے ہیں کہ لیڈی سمتھ کی کنجی ان کے ہاتھ آگئی ہے اور ایک ہفتہ تک وہاں پہنچ جائیں گے اور بوئروں کو دھر دبائیں گے کہ وہ بھی یاد رکھیں گے کہ کسی سے پالا پڑا تھا ؛

تار برقیاں

کیمبلی کے متصل برٹش فوج نے ایک ٹیلہ فتح کیا جس کا نام [illegible] ہے توپخانہ بھی ساتھ ہے محصورین [illegible] خوش و خرم اور تندرست ہیں دشمن کے مقام کو [illegible] سے اڑانے کی کوشش ہے تو گیلہ ندی عبور کرنے کے دن سے ۵۰۰ قتل ۱۵۰۰ زخمی مفقودوں کی تعداد تقریباً ۵۰۰-۳۰۰۰ ہے بوئر بے قرار ہو رہے ہیں کہ لیڈی سمتھ کو جلد سر کریں اور اس کو دریا میں غرق کر چلے جائیں لیڈی سمتھ نشیب میں ہے اور ایک جرمن نے یہ تجویز بتائی ہے کہ کلیپ ندی کا [illegible] سے ایسا ہو سکتا ہے برٹش پارلیمنٹ میں جنگ ٹرنسوال کی غلطیوں پر بحث گرم ہے مسٹر ونڈہم نے جنرل بولر کی ڈیفنس میں بہت پارس [illegible] کی [illegible] اور ان [illegible] سے لگی [illegible] کی طرف دیکھ بھال کی یہ لیڈی سمتھ کی طرف دوسرا راستہ ہے [illegible] پہچان کر دشمن [illegible] اس کی جنگ میں شکست ہوئے [illegible] کی تدبیر میں بھی پھنس گئے۔ [illegible] - مارلس [illegible] ان چار سپاہیوں کو [illegible] اس کے علاوہ ۱۹ گولنداز [illegible] کا [illegible] ہیں گے۔ اس وقت جنوبی افریقہ میں کل برٹش فوج ۱۸۰۰۰۰ ہے اور ۲۰۰ توپخانے اور ۱۱۰۰ توپیں ہیں مسٹر ونڈہم کے اپنے [illegible] سے جو غلطیوں کے بارہ میں کیا تمام پبلک کو [illegible] ہو گئی ہے سپیان کوپ کی جنگ نہایت سخت اور خونخوار تھی بوئروں کے [illegible] والے گولوں سے بڑی بربادی کی۔ جنرل بولر صاحب لیڈی سمتھ کے چھڑانے کی ایک نئے راستے سے پیش قدمی کر رہے ہیں [illegible] ملک میں بوئروں کی کارروائی پر چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ حضور قیصرہ نے جنرل بولر کو پیغام بھیجا جس میں فوج کی جان نثاریوں پر صدق دل سے [illegible] ہے۔ جنرل بولر نے فوج کو کہا کہ ہماری کوششیں ناکام ہرگز نہیں رہیں۔ لیڈی سمتھ کی کنجی ہم کو مل گئی ہے اور ہم وہاں جلد پہنچ جائیں گے۔ برٹش پارلیمنٹ میں جنگ ٹرنسوال کی بحث پر لارڈ روزبری کی تقریر [illegible] تعریف ہے۔ [illegible] دارالخلافہ روس کو گیا ہے روسی گورنمنٹ نے سلطنت ایران کو دو کروڑ روبل قرضہ دیا ایران اس رقم سے تمام خارجہ قرضہ ادا کر دیگا اور روس کے ساتھ یہ معاہدہ ہو گیا کہ آئندہ کسی غیر سے قرضہ نہیں لیگا اس معاہدہ سے ایران روس کے ساتھ تنگی [illegible] سے وابستہ ہو گیا۔ آئرش قومی ممبران [illegible] ہو گئے اور لبرل پارٹی سے قطع تعلق کر لیا ؛

بقیہ

بحرِ عصیاں

آپ کے ایمان کی غرض کیا ہے؟ کیا آپ کے ایمان نے آپ کے دل کو کافی تسلی اور تشفی بخشی ہے اور دلی اطمینان دیا ہے؟ کیا عاقبت کا خدشہ اور عدالت کا دھڑکا مٹ گیا ہے کہ نہیں؟ کیا ایمان نے دل کو پاک و صاف کر دیا ہے کہ نہیں؟ کیا آپ کا میل خدا کے ساتھ کہ جو حقیقی مالک ہے اور جس کے ساتھ بہ سبب گناہ کے جدائی ہو گئی تھی پورے طور سے ہو گیا ہے؟ اگر یہ سب باتیں ہو گئی ہیں تو آپ کا ایمان ٹھیک ہے اور اس بحر عصیاں کے سفر میں کامیاب ہو گے پار اگر یہ باتیں حاصل نہیں ہوئیں تو بڑا خطرہ ہے اور رنج ہی بلکہ ابھی سوچو اور سچے بیڑے پر سوار ہو اور بچ جاؤ۔ وہ سچا بیڑا ایسا مضبوط اور پختہ ہے کہ اس سمندر کی لہروں نے اس پر اپنا سارا زور چلا دیکھا پر اس پر ذرا بھی اثر نہ ہوا بلکہ وہ بیباکانہ تمام خطرات میں اس طور سے پار ہوا کہ اس کو کچھ نقصان نہ پہنچا بلکہ مخالفوں کو سوا شرمندگی اور ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔ اور اب اس نے دنیا کے تمام مسافروں کے بچانے کا ارادہ کر لیا ہے اور اعلان عام دیا ہے کہ جو اس پر سوار ہو کر اس بحر عصیاں سے پار ہونا چاہے وہ بلا تکلیف اور خطرے کے اور مفت میں پار پہنچایا جاویگا۔ اب مشتہران تمام عالم میں اس مژدہ کو عام طور سے مشتہر کرتے پھرتے ہیں اور تمام ولایتوں سے جو اس جہاز پر سوار ہو گا وہ ضرور منزل مقصود پر پہنچ جاویگا اور بحر عصیاں کے تمام خطرات سے محفوظ ہو کر اپنی جان بچاویگا۔ وہ خداوند یسوع مسیح نجات دہندہ اور شفیع عالم ہے۔ کاشکہ تمام عالم کے لوگ نجات پانے کے لئے یسوع مسیح خداوند اور نجات دینے والے کے وسیلے گناہ کے گہرے اور خطرناک سمندر سے نکالے جاویں اور ان کے جنس قیمت جانیں شیطان کے ساتھ دوزخ میں جانے سے بچ جاویں ۔

راقم

جے ایس

مسیح کی تعلیم

چودھواں باب

دنیا کی آخرت کی بابت

دنیا کی کیا غرض ہے؟ عالموں کے خیال مسیح کی تعلیم

(۱) نیکی کا جلالی انجام۔

(۲) یہ جلالی انجام مسیح کی آمد پر موقوف ہے۔

مسیح کی آمد کا بیان۔ عدالت کی بابت۔

(۱) کلیسیا کی انصاف کا بیان۔

(۲) انتہائی انصاف جو کلیسیا کی ملک میں۔

آخرت کی مقررہ وقت کی بابت مسیح کی آمد کی بابت ہم جلدی جلدی بیان بتلاتی ہیں وہ تین باتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

کلیسیا کا فرض امید میں رہنا۔ سرگرم اور محنت کش رہنا۔ دعا میں لگا رہنا۔ دعا کی بابت اعتراض اور جواب

اس موجودات کی کیا غرض ہے؟ کیا آدمزاد کی تاریخ کی کوئی حد ہوگی اور ان کی آئندہ حالت کیا ہوگا کیا انسان کی تاریخوں میں کوئی خاص ارادہ جو ظاہر ہوا ہے؟ کیا سب باتیں اتفاق یا قسمت یا بے قاعدے سے آپڑتی ہیں؟ کیا اس دنیا کی آخرت میں کوئی بھی انجام ظاہر ہو گا یا نہیں؟ ایسے سوالوں کے واسطے جو آدمی کے دل کو ہمیشہ فکر میں ڈالتے ہیں کون جواب دے سکتا ہے؟ اگر ہم فیلسوفوں سے اس بات کو دریافت کریں تو وہ اپنے سارے علوم اور تحقیقاتوں کو ملا کر ایسا نتیجہ نکالیں گے کہ بیشک وقت آتا ہے جس میں کل انسان کی زندگی اس دنیا میں باقی نہ رہیگی۔ وہ اس جواب کے ثبوت میں یہ دلائل پیش کرتے ہیں۔ آفتاب کی گرمی گھٹتی جاتی ہے اور گرمی کا سرچشمہ اور زندگی کی پرورش یعنی سورج کا مصالح رفتہ رفتہ خرچ ہوتا جاتا ہے حساب سے بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ کتنی میعاد کے بعد سورج کی روشنی ایسی دھیمی اور کمزور ہو جائے کہ دنیا کے جانداروں کی زندگی نہ رہ سکیگی یہاں تک کہ سب جاندار نیست و نابود ہو جائیں گے اگر دنیا کا موجودہ انتظام ایسا بنا رہیگا تو ضرور یہی نتیجہ ہوگا خواہ یہ نتیجہ کتنا ہی دور ہو تو بھی بیشک آدمی اپنے سارے خیالات سمیت ہلاک ہو گا تو آدمزاد کی تاریخ اور زندگی کی لذت سب خاک میں نیست اور پامال ہو جائیں گے۔ پھر اگر ہم ان مذکورہ بالا سوالات کو لوگوں کے اخلاقی استادوں کے روبرو پیش کریں جو آدمزاد کا فیصلہ اس بات سے کرتے ہیں جو نیکی اور بدی کے درمیان کی لڑائی میں نظر آتی ہے۔ وہ دیکھ کر خیال کرتے ہیں کہ ایسی لڑائی سے آدمزاد کی ترقی پیدا ہوتی ہے۔ ان میں سے بعض شاید یہ جواب دیں گے کہ اس دنیا میں امید نہیں ہے کہ راستبازی کی پوری فتحیابی ہوگی اور بدی بالکل مغلوب ہو جائیگی آدمزاد میں نیکی اور بدی کی قوتیں بالکل برابر برابر ہیں کہ غالباً ان دونوں کے بیچ میں ہمیشہ تک زمانہ بزمانہ لڑائی ہوتی رہیگی اور کوئی کسی کو شکست نہ دے سکیگی پھر بعض لوگ امید رکھتے ہیں کہ دنیا کی پرامید حالت

ہو جائیگی۔ لوگ ہر طرح کی اچھی باتوں میں رفتہ رفتہ ترقی کریں گے اور اخلاقی باتوں میں یہاں تک اچھے بنتے جائیں گے جب تک کہ سب لوگ بالکل خوش حال اور راستباز نہ بن جاویں۔ ان مذکورہ جوابات میں کون کہہ سکتا ہے کہ ہماری بات صحیح نکلیگی کیا یہہ عجیب بات نہیں ہے کہ کل اختیارات اور قوتیں جو لوگ رکھتے ہیں اور ساری ایجادیں جو وہ نکالتے ہیں ایسے سوال کے ساتھ جواب دینے میں قاصر اور نا مکمل ہیں وہ اپنے علم اور عقل سے بہت کم بتا سکتے ہیں کہ ہم کہاں جاتے ہیں اور ہمارے کام کا انجام کیا ہوگا۔ اس امر میں ایسی عجیب اور مخالف باتیں پیش ہوتیں کہ آدمی کی عقل اور تحقیقات سے کوئی پکا جواب حاصل کرنا ناممکن ہے۔ لہذا ہم ان کو چھوڑ کر انجیل کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ہم اس وجہ سے مسیح کی طرف اطمینان کے ساتھ مائل ہوتے ہیں کیونکہ ہم کہیں ذکر کر چکے ہیں کہ وہ خدا کو جانتا ہے اور ساری مخلوقات کے سروار سے رفاقت رکھتا ہے۔ اس لئے اس کی ہر ایک بات اختیار کے ساتھ ہے اور ہمارے سوال پر دوسری باتوں کی بہ نسبت حکومت اور زور رکھتی ہے۔ مسیح کی تعلیم آخرت کی بابت خاص کر کے اس بڑی گفتگو میں پائی جاتی ہے جو متی ۲۴ اور ۲۵ بابوں میں اور مختصر طور سے مرقس ۱۳ اور لوقا ۲۱ باب میں ہے۔ لوقا ۱۱: ۲۲-۳۴ اور ۱۷: ۲۰-۱۱ اور یوحنا ۵: ۲۸-۲۹ میں بھی دیکھو اور "اس دن" اور "پچھلے دن" کی بابت بہت سے دوسرے مقامات میں موقع کے مطابق ذکر ملتا ہے۔ مسیح کی ان مذکورہ بالا تعلیمات سے ہم یہہ خاص خاص نتائج نکالتے ہیں ؛

مولانا و سیدنا میر صفدر علی صاحب

جنت آرامگاہ

اور وہ اٹد میں اس کھلیان پر جو یردن کے پار ہر آئے۔ اور وہاں بہت بڑے دردآلود نالے کر کے ماتم کیا۔ اور اس نے اپنے باپ کے لئے سات دن تک ماتم کیا۔ اور جب اس زمین کے باشندوں یعنے کنعانیوں نے اٹد میں کھلیان پر یہہ ماتم کرتے دیکھا تو بولے مصریوں کے لئے یہہ بڑا دردناک ماتم ہے سو وہ جگہہ ابیل مصرائم کہلائی۔ پیدایش ۵۰: ۱۰-۱۱ ؛

یہہ اس وقت کا ماتم ہے کہ جب حضرت یعقوب کا جنازہ مصر سے کنعان میں لائے تو اس کے بیٹوں نے اس پر ایسا سخت ماتم کیا کہ کنعانیوں نے کہا کہ مصریوں کے واسطے یہہ سخت دردناک ماتم ہے ؛

اے مسیحی بھائیو کیا آج غیر اقوام ہماری حالت کو دیکھ کر کہہ سکتے ہیں کہ مسیحیوں کے واسطے یہہ سخت ماتم ہے۔ جب کہ کوئی بزرگ ہم میں سے گذر جاتا ہے اس کی بابت ہمارے اندر ایسی ہی آتش پیدا ہوتی ہے جیسے کہ زندان یعقوب کو ہوئی۔ آپ دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے باپ کی کیسی قدر و عزت کرتے تھے کہ انہوں نے باپ کے نہ ہونے کے گھاٹے کو کیسا محسوس کیا ؛

ان دنوں ہمارے درمیان سے کئی ایک بزرگ سو گئے جن میں سے میں اس وقت فردوس آشیاں مولانا صفدر علی صاحب کا ذکر کرونگا۔ کلیسیا نے ان پر کیسا ماتم کیا۔ اور ان کے نہ ہونے کا کیسا گھاٹا معلوم کیا۔ افسوس بڑا افسوس ہے کہ ابھی ان کا کفن بھی میلا نہیں ہوا کہ کلیسیا کی یاد سے اس بزرگ مرحوم کا نام جاتا نظر آتا ہے۔ کیا آپ معلوم نہیں کرتے کہ ایسے بزرگ کا نعم البدل آسانی سے دستیاب نہیں ہونے کا۔ اگر خدا کی رحمت کی نظر ہمارے حال پر ہو تو وہ جلدی ہم کو دوسرا صفدر علی بخش دے۔ ورنہ اس گھاٹے کا پورا ہونا انسانی خیال سے بعید ہے۔ شاید کسی کا باپ مر جاوے تب وہ ماتم کریگا کیونکہ وہ اپنی ضرورتوں کو معلوم کرکے باپ کے نہ ہونے کے گھاٹے کو محسوس کریگا۔ غالباً کلیسیا نے مولانا مرحوم کے نہ ہونے کے گھاٹے کو محسوس نہیں کیا۔ میں آپ کو بتاؤں کہ ہم کو کس قدر گھاٹا ہوا ہے ؛

(۱) مولانا مرحوم کلیسیا کی حالت پر دن رات آنسو بہانے والے تھے اور دعا گو تھے۔ ان بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ پنجاب اور ہندوستان میں اس قدر گریجویٹ مسیحی جوان نظر آتے ہیں وہ ایسے خیر خواہ تھے کہ اپنی جان و مال کو کلیسیا کے جوانوں کی بہتری کے واسطے صرف کیا کرتے تھے۔ اور جب کوئی حالت خرابی کی کلیسیا میں دیکھتے آنسو بہا دیتے اور دعا پر دعا کرتے یہہ میرا ذاتی تجربہ ہے یعقوب کی مانند اس خاندان کے باپ تھے۔ کیا کوئی اور بزرگ اس وقت ہے جو خود روئیگا اور خدا اور رویگا کہ اس طرح خدا کے حضور کلیسیا کی بہتری کے لئے پکارے ؛

(۲) مسیحی جوانوں کی تعلیم کے ہر وقت فکرمند رہتے اور بڑی محنت اور جانفشانی سے ان کی بہتری اور تعلیم کی فکر رکھتے چنانچہ چند برس ہوئے کہ انہوں نے اس بڑھاپے میں۔ اور بڑھاپے پر کمزوری اور کمزوری پر بیماری کی حالت میں کیسا دور و دراز سفر کیا۔ اور جگہہ جگہہ ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب میں لکچر دئے اور لوگوں کو اکسایا کہ اس طرف توجہ کریں اور بہتوں کو توجہ اس طرف دلائی۔ اور جگہہ جگہہ ایجوکیشنل فنڈ کی کمیٹیاں قائم کیں جن میں سے کئی ایک جگہہ ابھی تک

چندہ جمع ہوتا ہے اور بہت غریب بچوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ کیا آپ اس ضرورت کو محسوس نہیں کرتے۔ اے مسیحی جوانو اور اے مسیحی والدین اب کون اس غیرت اور محبت اور دلی آتش سے آپ کے اور آپ کے بچوں کی فکر کرنے والا ہے۔ (خداوند ہر وقت ہمارے ساتھ ہے اس کو ہماری فکر ہے مگر یعقوب کا دنیا سے گذر جانا اسباط اسرائیل کو بہت قلق گذرا)

(۳) مسیحی مصنفوں میں سے جنہوں نے اسلام کے خلاف قلم اٹھایا مولانا مرحوم کی مانند کس نے مسیحی طبیعت اور خاکساری سے لکھا دیکھئے نیاز نامہ جسکو حق پسند مسلمان بھی پسند کرتے اور بغور دیکھتے ہیں ؀

عزیز مسیحی بھائیو مولانا صفدر علی صاحب گذر گئے وہ تو آرام میں داخل ہو گئے آپ کی لشکروں میں آپ کی ہمدردی میں۔ آپ کی خیر خواہی میں اب آپ کے دل میں ان کی کیسی آتش ہے ان کی یادگاری قایم کرنے کے واسطے آپ نے کیا کیا ہے ؀

عزیز بھائی ڈاکٹر شاہ شایق نے تحریک کی تھی کہ مولانا کی کوئی دایمی یادگاری قایم کرنی چاہئے مگر صدا سے بر نخواست۔ افسوس صد افسوس کہ یعقوب کا سا بزرگ ہمارے درمیان سے گذر جائے اور ہم کو ذرا بھی دکھ نہ معلوم ہو۔ اور ان کے نام کو زندہ رکھنے کی مطلق فکر نہ ہو کیا یہ ہمارے لئے شرم کی بات نہیں۔ دیکھئے ایک لیکھرام آریا مر گیا اور اس کی یادگاری میں آریوں نے کیا کچھ کیا۔ ہمارے درمیان سے ایسا بزرگ جو باپ کی مانند ہماری فکر کرنے والا تھا گذر جائے اور ہم اس کی کچھ یاد نہ رکھیں ؀

اب میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ چونکہ مولانا مرحوم کو مسیحی جوانوں کی تعلیم کی بڑی فکر لگی رہتی تھی مناسب ہے کہ ہم غریب مسیحی جوانوں کی تعلیم کے واسطے ایک فنڈ قایم کریں جس میں سے کم سے کم چار مسیحی جوانوں کو وظیفہ دیا جاوے۔ جو اعلیٰ تعلیم پا رہے ہیں اور اس کے لایق بھی ہوں ؀

وہ طالبعلم زیادہ مستحق اس وظیفے کے سمجھے جاویں جنکا منشا دینی خدمت کرنے کا ہو۔ اس کام کے لیے میں ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب کو خاص توجہ دلاتا ہوں۔ دو طالب علم ممالک مغربی و شمالی کے ہوں اور دو پنجاب کے۔ اس کام کے لئے چند چیدہ بزرگوں کی کمیٹی قایم ہو جو روپیہ جمع کرے اور اس کا نام صفدر علی فنڈ ہو۔ امید ہے کہ مولانا مرحوم کے صاحبزادے اس خدمت میں بہت حصہ لیں گے ؀

لیجئے ایک بزرگ نے یکصد روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے خداوند کے نام سے مسیحیوں کی بہتری کیواسطے اس کوشش کو شروع کر دیجئے۔ خدا مدد کریگا۔ چار وظیفوں کے واسطے روپیہ جمع ہونا کچھ مشکل نہیں۔ اور جب آپ بزرگ مندرجہ حاشیہ اس کام کو شروع کریں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ جگہہ بجگہہ اس کی تحریک کرونگا۔ اور فنڈ قایم ہو جائیگا ؀

اے میرے معزز مسیحی بزرگو آپ اس میں کوتاہی نہ کریں ذرا ہمت کریں تو ضرور خدا مدد کریگا آپ کا بھلا ہوگا۔ اور کلیسیا کی بہتری۔ میں امید کرتا ہوں کہ اور بزرگ بھی اس پر کچھ تحریر فرماویں گے۔ سلامتی کا خدا آپ کے ساتھ ہو۔

نوٹ

بابو آئی۔ سی سنگھ صاحب۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ عطار د۔ ڈاکٹر ڈی ایلن بی ہوتا۔ مسٹر فضل۔ ڈاکٹر ٹی۔ یو۔ ناصر۔ رام سنگھ صاحب والی تاجپور۔ ڈاکٹر محمد شاہ شایق۔ پادری سموئیل گھوش۔ مولوی حسام الدین حسین۔ ڈاکٹر غوث و دفا فقط مسٹر چم دکیا

گورِ غریباں

برمزار ما غریباں نے چراغے نے گلے
نے پر پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

شہیدان کا رتبہ

اے شہیدان کا رتبہ کیا ہی مبارک حال ہے تمہارا کہ اب تمہاری آنکھوں سے ہر ایک آنسو خود خدا نے قادر رحیم و کریم آسمانی باپ پونچھ رہا ہے جس محبوب کے نام پر آپ نے اپنی جانیں قربان کیں آج تم اس کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھے اس کے دیدار کے مزے لوٹ رہے ہو۔ جن دکھوں اور عذابوں کے درمیان سے تم گذرے ہو۔ وہی آسمانی راہ تھی کیونکہ محبوب کا وصال یہی ہے بغیر اس کے وصل ناممکن ہے۔ آپ نے اپنی زندگی سے اور موت سے اس بات کو ثابت کر دیا کہ مسیح میری زندگی اور موت نفع ہے۔

حافظ صبور باش کہ در راہ عاشقی
ہر کس کہ جاں نداد بجاناں نمیرسد

اے پیارے شہیدو تم شہادت کا تاج پہنا اور آج خداوند کے حضور جہاں خوشیوں سے سیری ہے خوشیاں منا رہے ہو۔

تمہاری قبروں کا کہیں نشان نہیں۔ تمہارے مقبروں کا کہیں پتہ نہیں شکنجوں میں تمہاری ہڈیاں چور کی گئیں۔ مشعلوں کی طرح تم جلائے گئے شیروں سے پھڑوائے گئے۔ ہائے ہائے تمہارے دکھوں سے آنکھیں خون روتی ہیں۔ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ پیاری بہن وتویہ اور پیارے مارکس نا مدار شہدا تم نے اپنے خداوند کی اچھی شہادت دی۔ اب ابدی زندگی کا تاج پہنے ہو۔ تم نے اپنے منجی کی محبت پر خون سے مہر کی

یہہ دنیا تمہارے لایق نہ تھی جس دنیا کے تم تھے وہاں نہ دکھ ہے نہ رنج۔ اب تم خوش ہو اور تمہارا نام ابدالآباد زندہ ہے۔ تم مسیح کے تاج کی زینت ہو۔

اے ظالم سوربیں تو کہاں ہے۔ تیری یاد کس کو ہے۔ تو اپنی جگہ میں پہنچا اے قیصران روم۔ تم نے مسیحیوں کے خون سے ندیاں بہائیں اور چاہا کہ مسیح کے نام کو شادو مگر وہی نام قایم ہے اور تمہارا نام ونشان مٹ گیا۔ تم اس پتھر پر گرے اور چور ہو گئے۔ آخر کو یہہ پتھر تم پر گرا اور تم کو پیس ڈالا۔

اے ہندوستان تو بھی یاد رکھ کہ تو نے بہت سر اٹھایا ہے تو پس جائیگا۔ تیرا نام ونشان مٹ جائیگا۔ اور ہاں وہی جس کی تو مخالفت کر رہا ہے سرفراز ہوگا۔ اس کا ذکر شرق سے غرب تک ہوگا۔ جب تک کہ سورج اور چاند باقی ہیں اس کے نام کا رواج ہوگا۔ اے آریو اور قادیانیو اپنے کفر سے باز آؤ جس طرح قیصران روما کا نام مٹ گیا تمام مخالفان مسیح یونہی مٹ جائیں گے۔

اے مسیحیو بالکل ہوش کرو۔ سوچو کہ تم کس کے پیرو ہو۔ تم اس مرد مصلوب کے پیرو ہو جس نے کہا کہ جو اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے میرے لایق نہیں۔ اگر مسیح کے لایق ہوا چاہتے ہو تو اپنا انکار کرو۔ یہہ فیشن۔ یہہ جسلم۔ یہہ غرور۔ یہہ زندگی کام نہیں آئیگی۔ مسیح کے واسطے ایک دن جینا ہزار برس کی زندگی سے بہتر ہے کیونکہ

وصال تو زعمر جاوداں بہ
خداوندا مرا آں دہ کہ آں بہ

میرے عزیز بھائی طالب الدین پادری نے شہیداں کا تیج پر ریویو لکھدیا ہے اب میں کیا لکھوں انہوں نے جلدی کی میری انتظاری نہ کی۔ اب میں صرف اسی قدر کہتا ہوں کہ جب تک ہندوستان کے مسیحی شہیدان تیج کا نمونہ اختیار نہ کریں گے ہندوستان مسیحی نہ ہوگا جب انجیل سنانے سے کیا فائدہ۔ بہتر ہے کہ یار لوگ مسیح کے رو برو ایمان لاویں یا ہم کو قتل کریں۔ جب دونوں باتوں میں سے کچھ نہیں ہوتا تو نتیجہ یہہ ہے کہ ہم لایق طور پر انجیل نہیں سناتے۔ اے مسیحی بھائیو ذرا اس کتاب کو ایک تو پڑھو تو تاکہ تمہاری آنکھیں کھلیں کہ مسیح کے نام پر شہادت کیونکر دی جاتی ہے جو اس کتاب کی تاثیر مجھ پر اور میری بہن پر ہوئی ہے میں تو بیان نہیں کر سکتا میرا خدا وہی تاثیر آپ پر بھی ڈالے میں جیسے کے مسیحیوں کو خاص توجہ دلاتا ہوں۔ خدا کے لئے اس کتاب کو منگا دیکھو خدا تمہارا بھلا کرے ؎

مسٹر سید ڈاکٹر احمد شاہ صاحب شایق

کے نوٹس کا جواب

حضرت شایق صاحب میں تو مسیحی ہوں کوئی آل رسول نہیں کہ بدلا لوں۔ آپ اپنے نانا جی کی پیروی کریں جو چاہیں مجھ سے سلوک کریں حاضر ہوں۔ مگر یہہ یاد ہے کہ اسمٰعیل کی نسل ہو کر یا یوں کہو کہ ہاجرہ لونڈی کے فرزند ہو کر وعدہ کے فرزند اسحاق کی نسل بندہ واعظ سے اکڑنا درست نہیں کیونکہ کتاب کہتی ہے کہ لونڈی اور اس کے بیٹے کو گھر سے نکالدے۔ کیونکہ لونڈی زادہ وعدہ کے فرزند کے ساتھ وارث نہیں ہو سکتا۔ لہذا یہہ نامناسب رعائت امہات المومنین کی جائز نہ تھی جو آپ نے کی۔ آپ نے عایشہ کو تو مشتری ثابت کردیا آپ کی بہادری تب جانتیں جو زینب اور حفصہ کو بھی اسی طرح مشتری ثابت کر دو۔ عایشہ کو جو آپ نے لیڈی مشتری ثابت کیا تو یہہ تو ہم جیسی مانتے کہ کیونکہ آپ اپنے نانا جی کی رعائت کرتے ہیں۔ یہہ بھی بھلا کوئی مشتری ہوتا ہے کہ لڑکیوں کا بناؤ سنگار کرکے جوانوں کو پھانس لینا۔ یہہ تو ہمارے ملک میں آپ جانیں کن کا کام ہے۔

آپ اپنی نانی جی کی خاطر ذرا حدیثیں ڈھونڈا کریں تاکہ ان پر کوئی حرف نہ آوے۔ آج ہم آپ کی یہہ بات مان لیویں کل کو ہم آپ کے نانا جی کی وحی سے انکار کریں تو آپ کوئی اور حدیث ابوہریرہ کی پیش کردینگے کہ انکو وحی آیا کرتی تھی اور گواہی میں پھر وہی عایشہ بی بی پیش ہو نہ بھیا میں نہ مانوں۔

آپ جو مجھے ڈراتے ہیں کہ ڈاکٹر صادق حسل کی کتاب دیدو تب معافی ہوتی ہے کیوں جناب آپ نے اپنے نانا جی کی شہرت کے واسطے تو امہات المومنین کے ایک ہزار نسخے مفت تقسیم کردے اور یہہ کتاب ہم سے زبردستی ڈرا کر لیتے ہو آگے ناں نانا جی کی مزاج پر۔ کہ "دولت اور جو کچھ اس پر ہے اللہ اور اس کے رسول کا ہے" (یہہ محمد صاحب نے تب فرمایا تھا جب ایک لونڈی پر ایک حسینہ کو دیکھا تھا) بندہ واعظ تو آپ سے ڈرتا نہیں۔ ہاں اگر صمصام بے نیام دکھاؤ تو شاید یہہ کتاب دیدوں اور فی الحال تو میرے پاس بھی نہیں ہے میں نے بھی ایک بزرگ سے لی تھی ریویو کرکے بھجوا پس دیدی تھی۔ وہیں سے کارڈ بھیجکر منگوا لو۔ میں آپ کی سفارش کر دونگا

میرے عزیز مسیحی بھائی مسٹر رامانند نے آپ کو پورا جواب دیدیا ہے امید ہے کہ آپ کی تسلی ہو گئی ہوگی اور اگر کچھ کسر ہوگی تو میری ان چند سطروں سے پوری ہو جائیگی۔ آیندہ امید ہے کہ آپ بیجا رعائت نہ کیا کرینگے۔ اور جواب کرینگے تو بھی ہم خاموش نہیں رہینگے۔ کڑی کڑی جواب دینگے۔ بھائی اب سلام۔ ذرا انجیل کے قبیح بھیرا کرو ؎

الراقم۔ آپ کا بھائی واعظ۔

برحق خدا

پہلا حصہ

مسیحیوں کے درمیان ذیل کا مسئلہ مشہور ہے

خدا ازلی ہے اور جسم او راجزا اور ہر طرح کے تغیرو تبدل سے آزاد ہے۔ اس کی قدرت وحکمت وخوبی بے حد ہے۔ وہ سب چیزوں کا جو دیکھنے میں آتیں اور دیکھنے میں نہیں آتیں خالق اور حافظ ہے (مسئلہ اول) اس مسئلہ کی شہادتیں کیا ہیں؟

"پہلا یہہ وہ شہادتیں ہیں جو آدمی جہان کا مشاہدہ کرنے سے اور اپنے آپ کا مشاہدہ کرنے سے حاصل کرتا ہے۔ اور خاصکر اس دوسری بات کے مشاہدہ سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کی ذات میں چند میلان یا قانون جو سارے مشاہدہ اور عقل قواے کی بنیاد ہیں: ایسے ہیں جو آدمی کو عجیب طور سے نتائج تک پہنچاتے ہیں یعنے علوم لدنی یا وہ طبعی پہچان جس سے آدمی چند اصلی باتوں کو مانتا ہے جنہیں نہ تو حسب القاعدہ ثابت کرسکتے ہیں اور نہ ان کی صحت پر شک کرسکتے ہیں۔

وہ اصلی باتیں یہہ ہیں۔ ہماری اپنی شخصیت کی حقیقت ہماری ہستی کے علاوہ بیرونی ہستی کی حقیقت علم اقلیدس کے پہلے اصولوں کا ہمیشہ سچ ہونا مثلاً یہہ کہ دو خطوط مستقیم سطح کو نہیں گھیر سکتے۔ اور حق وناحق کے درمیان کُلی تفاوت کوئی منطقی عمل (عام معنوں میں) ان باتوں کو ثابت نہیں کرسکتا لیکن جب ایک دفعہ ان کا خیال آدمی پر بذریعہ مشاہدہ ظاہر ہوگیا تو آدمی (بشرطیکہ اس کے حواس ظاہری وباطنی صحیح سالم ہوں) بالطبع ان پر شک نہیں کرسکتا۔

خدا کے بارہ میں شہادت کے اسباب جو کاشف کے بغیر اس طرح سے آدمی پر ظاہر ہوتے ہیں دو بطریق ذیل کام کرتے ہیں۔ آدمی اپنے آپ کو ایک جہان اور عالم کے درمیان پاتا ہے جس میں بے شمار اور روز افزوں مثالیں ترتیب کی ظاہر ہوتی ہیں۔ آدمی جتنا زیادہ غور سے مشاہدہ کرے اتنا زیادہ وہ ترتیب کو دیکھیگا نیچے خاک سے لیکر اوپر ستاروں بھرے آسمانوں تک۔ آدمی کی عقل ذاتی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ترتیب کے پیچھے شخصی مقصد وکام ہے ایسا کیوں؟ اس لئے کہ مشاہدہ کے اس طبقہ میں جو آدمی کے عین متصل ہے یعنے اس کا اپنا شخصی وقوف۔ آدمی جانتا ہے کہ ترتیب کے ہونے میں نتیجے سے پیشتر خواہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہو کسی نہ کسی جگہہ ارادہ ضرور ہوگا اور آدمی کو یہہ بھی یقین ہے کہ میں آپ ہی اپنا سبب اور بنانے والا نہیں ہوں۔ اور یہہ کہ میں خود اپنی ہستی کی ساری ترتیب میں ایک واقعہ۔ ایک پیدائش ہوں۔ جس کے لئے کوئی سبب درکار ہے کیونکہ یہہ دل کا علم لدنی ہے اور وہ اپنے تئیں چاروں طرف کی اشیا سے ایسا متعلق اور بیرونی جہان سے ایسا پیوند وآمیختہ پاتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ اپنے تئیں کسی طرح سے اس کا جزو سمجھتا ہے اور جانتا ہے کہ جو اس کا شخصی سبب ہے وہی میرا سبب ہوگا۔ اور وہ اپنے آپ میں بناوٹ سالمت ہمیشہ یہہ باتیں پاتا ہے۔ مشخص فہم مرضی ومحبت اور نیز اس بات کا یقین کہ کاموں میں حق اور ناحق مطلقاً متفرق ہیں اور یہہ اس کا علم لدنی ہے جس سے بالطبع اس کو یقین ہوجاتا ہے کہ ایسا وقوف (بےشک منطقے میں) فوق العادت ہے۔ اور یہہ کہ وہ اشیائے دیدنی کی نسبت اعلیٰ ترتیب سے متعلق ہے۔ پس جو جیسا کہ علم ومرضی اور محبت اور اخلاقی سچائی کی پہچان سے بے بہرہ ہے وہ اس چیز سے جن خوبیوں سے بہرہ ور ہوا ز حد ادنیٰ ہے۔ ظاہری وباطنی جہانوں کے جن مجمع امور واقعی کے ایک مشاہدہ کرنے والے یعنے آدمی نے بغور مشاہدہ کیا ہے۔ وہ خواہ مخواہ آدمی پر یہہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسباب موجودات کے پیچھے اور اوپر ایک شخص ہے جو فہم ومرضی سے کام لیتا ہے اور نیک وبد کو جانتا ہے۔ یہہ بھی یاد رہے کہ ہر جزئی اشیا جو ٹھیک طور سے مشاہدہ میں آتی ہیں ہمیشہ محدود ہیں اور اس لئے وہ اپنے آپ ہی غیر محدود اشیا کے لئے ثبوت نہیں دے سکتیں۔ لیکن اس گٹھے پر جائز طور سے ان علوم لدنی کے ذریعہ سے پل پڑ سکتا ہے جو مقتضائے ساخت دل اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ ایک آخری اور غیر معلول وجود سب موجودات کے پیچھے ہے اور ایک ایسی قوت جس سے بڑھکر کوئی قوی نہیں۔ ایسی راستی جس سے بڑھکر کوئی راست نہیں۔ ایسی نیکی جس سے بڑھکر کوئی نیک نہیں۔

جس ترتیب کو شخصی وجود یعنے آدمی جو خود بہت کچھ اس ترتیب سے متعلق ہے سمجھتا ہے۔ اس سے صاف گواہی ملتی ہے کہ ترتیب کے پیچھے کوئی مشخص وجود ہے جو آدمی کے وجود کے برابر ہو کیونکہ وہ آدمی کا سبب یا علت ہے۔

جو گواہیاں انسان کی طبیعت اور اسباب موجودات سے پیش کی گئی ہیں ان کے ساتھ ہم مسیحی دین باوجود یشوع مسیح کو بھی خدا کی شہادت میں پیش کرتے ہیں۔ بحیثیت مجموعی مسیح کے بارہ میں نوع انسان کی گواہی کیا ہے؟ البتہ اس گواہی میں بہت حقیقی یا ظاہری مستثنیات بھی ہیں۔ لیکن یہہ امر واقعی ہے کہ نہ صرف اس کے شاگرد ساتھ

پنتھوں سے اس کی تعظیم کرتے رہے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو اس کے دعاوی کو تسلیم نہیں کرتے جہاں تک اس کی تعظیم کرتے ہیں کہ اور کوئی مثال اس کے مقابل میں نہیں ہے۔ اصل قوموں کی زبانوں میں لفظ "مسیح" عملاً راست باز اور نیک کا مترادف ہے۔ اور انسانی نور قلب کا یہہ موضوع نہ صرف خدا کا اقرار کرتا ہے بلکہ یہہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا سے کامل تعلق رکھتا ہوں۔ اور اسی کی طرف سے بھیجا گیا ہوں ؛

اور یہہ نہیں کہ یسوع مسیح انسانی نور قلب ہی کا ایک تصور ہے۔ وہ تواریخی شخص ہے اس کی شخصیت۔ سیرت۔ کلام اور کام خواہ وہ عقلی ہوں یا اخلاقی اٹھارہ برس پہلے کے جلیلی دہقانوں یا کسی سرگرم فریسی یا اس زمانے کی ساخت نہیں ؛ وہ ہمارے سامنے گذشتہ زمانہ کا واقعہ معلوم ہوتا ہے جس کی نسبت یا تو یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ خود مذہب کی اعلیٰ مثال ہے یا فضل حق کی اعلیٰ مثال ہے۔ انسانی نور قلب کا بالطبع فیصلہ پہلی رائے کی تائید نہیں کرتا۔

خلقت کے بارے میں مقدس نوشتوں کی یہہ تعلیم ہے کہ خلقت کا خلق ہونا خاص طور سے ازلی بیٹے سے جو مسیح یا کلام اللہ کہلاتا ہے متعلق ہے۔ خلقت سے اس کا ایسا تعلق ہے کہ خلقت کی ساری ترتیب اور زندگی اس کلام اللہ پر منحصر ہے۔ اس کے وسیلے سے اسباب موجودات عدم سے وجود میں آئے اور قایم رہتے ہیں اور یہہ تعلق مناسب ہے کیونکہ اس کے وسیلے سے خدا باپ جو کبھی بیکار و معطل نہیں رہتا اپنا کام کرتا ہے۔ جو زندگی کا زور اسباب موجودات میں ہے وہ اصل میں خدا کے بیٹے سے صادر ہوا اور ہوتا ہے۔ خلقت کی علت غائی بھی خدا کا بیٹا یعنے کلام اللہ ہے۔ مثلاً کلسیوں کے خط میں لکھا ہے کہ ساری چیزیں اس کے لئے پیدا ہوئیں ؛ اور عبرانیوں کے خط میں یہہ بھی لکھا ہے کہ "خدا جس نے اگلے زمانہ میں نبیوں کے وسیلے باپ دادوں سے بار بار اور طرح بطرح کلام کیا ان آخری دنوں میں ہم سے بیٹے کے وسیلے بولا جس کو اس نے ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا۔ اور جس کے وسیلے اس نے عالم بنائے وہ اس کے جلال کی رونق اور اس کی ماہیت کا نقش ہو کے سب کچھ اپنی ہی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے۔ وہ آپ سے ہمارے گناہوں کو صاف کر بلندی پر جناب عالی کے دہنے جا بیٹھا ؛

نمایش پیرس

۱۵ لاکھ مربع میٹر زمین پر بنائی گئی ہے اس کے عین درمیان میں دریائے سین موجیں مارتا ہوا بہہ رہا ہے۔ اس کی چھوٹی چھوٹی نہریں نہایت خوبصورتی کے ساتھ ہر طرف کاٹی گئی ہیں۔ اُن پر ہزاروں قسم کے پھول نہایت خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔ نمایشگاہ کا احاطہ سات میل کا ہے۔ مکانات کی وضع اور قطع مشرقی اور مغربی جدید اور قدیم ہر طرح کی ظاہر کی گئی ہے۔ جسمانی۔ روحانی اور مادی ترقیوں کے نمونے نہایت تکمیل کے ساتھ دکھائے گئے ہیں۔ معدنیات اور برقی آلات اور تمام پیشوں کی ترقی کے تازہ ترین نو ایجاد سامان حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔ کھانے پینے پہننے برتنے کی چیزوں کے بے شمار نمونے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کی تعلیم تربیت کے سامان موجود ہیں۔ زرگری۔ مصوری۔ چھاپہ خانہ۔ معماری۔ جلد سازی۔ کتاب کا چھاپہ۔ ڈاکٹری۔ سرجری۔ موسیقی۔ تھیئیٹر کے سامان الگ ہیں۔ بجلی کلوں اور آلات کے استعمال کا کمرہ ہے۔ ایک کمرہ میں برقی طاقتوں کے نو ایجاد سامان بھی رکھے ہوئے ہیں۔ زراعت جنگلات اور شکار کے عجیب وغریب سامان ہیں۔ کپڑا بننے اور کاڑھنے کے آلات اور کاغذ سازی کے سامان اور نوآبادیوں کے عجائبات اور بحری اور جنگی سامان اس کثرت سے آراستہ کئے گئے ہیں کہ جن کو دیکھکر انسان حیرت میں آجاتا ہے ؛

سرحد آسام پر قوم مشمی کو سزا دینے کے لئے جو فوج بھیجی گئی تھی وہ اپنا کام خاطرخواہ کر رہی ہے۔ دیہات اجابی۔ الد۔ بیکہ۔ دیبر پر قبضہ کر لیا بھاری برفباری کے باعث درے بند ہیں اور سامان رسد بہم پہنچانا مشکل ہے۔ اس لئے صرف ۱۰۰ بندوقچیوں کو آگے کے مواضعات کلیدونس اور آشیم پر بڑھنے کا حکم ملا ہے۔ ۱۰ فروری تک کا سامان خوراک ان کو دیا گیا ہے۔ اس عرصہ میں کام بھی ختم ہو جائیگا بعد ازاں فوج بھور اور میرگمہو سے واپس آئیگی اور چند سپاہی منزم گھاٹ کی گھاٹی پر پہنچکر اس نواح ملک کی پڑتال کر کے نقشہ کھینچ لائیں گے ؛

لدھیانہ میں افسوسناک مقدمہ لائبل ہے۔ سید امیر علی آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور سب رجسٹرار نے مسٹر نور بخش میونسپل کمشنر پر نالش لائبل دائر کی ہے۔ یہہ مقدمہ سردار جوالا سہائے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی اجلاس میں دائر تھا۔ چونکہ آپ یہاں سے تبدیل ہو گئے ہیں لہذا اب یہہ مقدمہ خاص صاحب ضلع کی عدالت میں آیا ہے ؛



بقیہ

ایس۔ پی۔ جی۔ مشن دہلی کی مختصر تواریخ

اور

خدا کی قدرت کا ظہور

مگر آخرالامر انہوں نے دہلی میں ایک وسیع لکچر گاہ بازار لال چاہ میں محمدیوں کی آبادی کے نزدیک تعمیر کرائی۔ جو "بکسٹرتھ ہال" کے نام سے مشہور ہے جہاں ہفتہ وار چند کو صاحب موصوف برابر لکچر دیتے رہے اور مباحثے کرتے رہے۔ مگر شکر خدا کا کہ شہر دہلی میں ایسے سخت کام میں بھی صاحب موصوف نے اپنی بردبار اور حلیم طبیعت کا وہ مزاج ظاہر کیا کہ خود سخت تکلیفیں اور سختیاں سہکر کسی مخالف کو کبھی کوئی رنجش کا موقع نہ دیا کہ جس امر کے معترف مسیحی بلکہ کل اہل شہر قائل ہیں۔ اور پادری ونٹر صاحب کی وفات کے بعد سے سوسائٹی کی طرف سے مشن سکرٹری کے مستقل عہدہ پر ممتاز رہے۔ اور اس وقت سے کیمبرج مشنریز نے اس مشن کو دہلی کا ہیڈ کوارٹر مقرر کرکے اسمیں اپنی سکونت اختیار کی ۔

پس اب خدا کے فضل اور اسکی کامل مہربانی سے دہلی مشن کے متعلق چار ایس پی جی مشنریز جن میں دو یورپین اور دو ہندوستانی ہیں اور سات کیمبرج مشنریز کے سوائے منجملہ ان کے ایک پادری ایس۔ ایس۔ آلنٹ صاحب مشن سکرٹری کے عہدہ پر مامور ہیں۔ دیگر یورپین لیڈیاں اور دیسی عورتوں اور مردوں کا ایک مجمع کثیر خاص شہر دہلی اور اُس کے گرد و نواح کے محلوں قصبوں اور دیہاتوں میں خدا کے کام میں مصروف ہیں۔ اور امید ہے کہ وہ اپنی کثیر برکتوں کے موافق اپنے اس کام و کلام میں بھی اپنی برکت نازل کرکے اس کا نتیجہ بھی جلد ظاہر کریگا ۔

مگر خدا کی ان سب برکتوں کے علاوہ جو اب تک اس مشن کے کام میں نازل ہوئیں اور جو مخالفین مسیحی مذہب کیلئے نہایت غور طلب مقام ہے۔ ایک نہایت خوشی اور شکرگذاری کا باعث ابھی ہے۔ کہ بعد خمسہ ان چالیس سال کے اندر ہماری چرچ آف انگلینڈ دہلی کی کلیسیا کے درمیان سے تین پادری صاحبان معزز عہدہ اسقفی پر بھی ممتاز ہوئے یعنے

(۱) ایس۔ پی۔ جی مشن کے پادری جے۔ سی۔ وٹلی صاحب دہلی مشن کا آٹھ سال کام کرکے بعد ۱۸۹۰ء میں رانچی کے اسقف مقرر ہوئے ۔

(۲) کیمبرج مشن کے پادری ایڈورڈ بکسٹرتھ صاحب دہلی مشن کا پانچ سال کام کرکے بعد ۱۸۸۶ء میں جاپان کے اسقف مقرر ہوئے ۔

(۳) کیمبرج مشن کے پادری جی۔ اے۔ لیفرائے صاحب دہلی مشن کا بیس سال نہایت خوبی کے ساتھ کام انجام دینے کے بعد یکم نومبر ۱۸۹۹ء کو لاہور کیتھیڈرل میں اسقفی عہدہ پر ممتاز ہوکر پنجاب کے تیسرے اسقف مقرر ہوئے صاحب موصوف کو پنجاب کے اول اسقف فرنچ صاحب کے مستعفی ہونے پر بھی اس مبارک عہدہ کیلئے انتخاب کیا گیا تھا۔ مگر چونکہ اسوقت تک وہ اس مبارک عہدہ کے قبول کرنے میں اپنے اندر کچھ کمی خیال کرتے تھے اس باعث انہوں نے انکار کیا تھا۔ مگر شکر خدا کا کہ اب سرفراز ہوئے خدا ان کو اپنی حقیقی برکتوں سے مالا مال کرے۔ تاکہ وہ پنجاب کی چرچ آف انگلینڈ کلیسیاؤں کے انتظام و ان کے کاموں کے لئے خدا کی طرف سے ایک موثر ہدایت حاصل کریں ۔

اور نہ صرف یہی کہ ہماری دہلی کی چرچ آف انگلینڈ کلیسیا پر ہی خدا کی یہ برکتیں نازل ہوئیں جن کا شکریہ ادا کرنا ہم مسیحیوں کو واجب و لازم ہے۔ بلکہ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی میں بھی روز افزوں ترقی ہوا اُس کے بھی یورپین اور دیسی کارگذار اور نہایت کوشش و سرگرمی کے ساتھ خدا کے کام میں مصروف ہوکر دہلی اور اس کے گرد و نواح قصبوں اور دیہاتوں میں خدا کے کلام مقدس کی بشارت سنارہے ہیں۔ اور نہایت خوشی کی بات کہ مشن مذکور کی طرف سے علم الٰہی کی تعلیم کے لئے بھی ایک عالیشان عمارت بھی تعمیر ہوئی جس میں دور دراز سے مسیحی نوجوان آکر تعلیم حاصل کرتے اور خدا کے کام کے لائق تیار ہوتے ہیں۔ علاوہ اسکے اُن کی جماعتیں بھی دہلی اور اُس کے گرد و نواح میں موجود ہیں جن کی تعداد بھی حسب خواہ ہے ۔

پس خداوند صرف دہلی کی مشنوں بلکہ کل ہندوستان کی دیگر کل مشنوں اور ان کے کاموں پر بھی اپنی حقیقی آسمانی برکت نازل کرے تاکہ یہ اور وہ سب زیادہ سے زیادہ اُسکی برکتوں کی باعث ہوں۔ ایسا کہ مخالف اُن کی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر حیران و پریشان ہوں۔ اور اپنی غلطی کا اقرار کرکے خداوند یسوع مسیح کے پاس آویں۔ تاکہ وہ بھی اس کی اصل برکت اور آسمانی لاثانی خوشی کو حاصل کریں۔ آمین ۔

راقم

حامد مسیح

[illegible]

قطعہ

مسیحا میں درخت بے ثمر ہوں۔ شفاعت کر خداوند باغباں سے
نہ کاٹے ابھی دو ایک سال اور تو۔ کہ شاید پھل لگے اس تاک میں بھی

دینا ناتھ شاد

بقیہ

وسط ایشیا کے اہل ہنود کے آبائی وطن ہونے

پر اعتراضات کا جواب

سوال ۷۔ اہل ہنود کے اجداد کے وسط ایشیا کی قدیم سکونت گاہ ہونے کے بارے میں رگوید سے چند ثبوت پیش کرو۔

جواب ۱۔ رگوید ۱۔ ۱۔ ۲ میں یوں لکھا ہے۔ "اگنی قدیم رشیوں کا قابل پرستش تھا۔ نئے رشیوں کا بھی وہ دیوتاؤں کو یہاں لاوے" یہ قدیم رشی اور نئے رشی کون تھے۔ وید کے شروع ہی لفظ قدیم اور نئے کے دیکھنے سے کیا خیال گذرتا ہے۔ قدیم رشی البتہ وسط ایشیا کے آتش پرست قدیم آریہ تھے۔ اور نئے رشی ہندوستان کے نوآبادآریہ تھے۔ سانیاچارج نے قدیم رشی کے معنے بھرگو۔ انگیرا وغیرہ قدیم رشی قرار دئے ہیں۔ ہم نے بیشتر ثابت کیا کہ انگیرا ژند وستا انگرا ہے۔ اب بھرگو کو اہل ہنود اسروں کا گرو شکر کا باپ مانتے ہیں۔ اگر زرتشت کے حامی اسر مشہور ہیں تو بھرگو ایک اوستک بزرگ ٹھہرا۔ بھرگو سے لفظ بھارگو نکلا ہے جس سے مراد بھرگو کی اولاد ہوتا ہے۔ وندی داد کے بابوں فرگرد کہا جاتا ہے۔ جس طرح اکثر تصانیف اپنے مصنفوں کے نام سے نامزد ہوتی ہیں۔ اسی طرح اگر ہم کہیں کہ جس حال کہ لفظ فرگرد بھرگو سے مشابہت رکھتی ہے تو اس میں کیا مشکل ہے۔ بھر شکر کا دوسرا نام اوشناس یعنے اوش کا بیٹا ہے۔ لہذا شکر کے باپ بھرگو کا دوسرا نام اوش تھا کہنا پڑیگا جو اوستہ میں ایک بزرگ نظر آتا ہے۔ پس سانیاچارج رگوید ۱۔ ۱۰۔ ۲ کی تفسیر میں جس بھرگو کا ذکر کرتا ہے وہ اوستہ کا اوش نام بزرگ تھا۔ اور وہ یدک رشی نے اس مقام پر جن قدیم شخصوں کا ذکر کیا وہ اوستک بزرگ تھے جو آتش کی پرستش کرتے تھے۔ نئے رشی ان ہی اولاد تھے جو ہندوستان میں نوآباد ہوئے۔

۲۔ رگوید میں اندر کے ہاتھ سے برتر کے مارے جانے کی کہانی بہت مشہور ہے۔ بعض مفسر جو اس کہانی کو محض ایک تمثیل تصور کرتے ہیں۔ برتر پانی کا روکنے والا اندر بجر سے اس کو کاٹ کر پانی کو جاری کردیتا ہے۔ وہ جو اس بیان کو تمثیل قرار دیتے ہیں ان کے خیال کے مطابق برتر معنے بادل۔ بادل پانی کو روک کر رکھتا ہے۔ اندر بجر سے بادل کو کھول کر پانی کو جاری کردیتا ہے یعنے برسادیتا ہے۔

الف۔ برتر کے مارے جانے کی کہانی وید اور اوستہ دونوں تصانیف میں ملتی ہے۔ اہل فارس اگرچہ اندر نام سے بہت نفرت رکھتے تو بھی بیرترگن نام سے بہت الفت رکھتے ہیں۔ اندر نام سے ناراض ہونے کا سبب شاید مذکورہ بالا لڑائی میں ہوگا۔ ریفارمیشن کی مخالف جماعت برتر کے قاتل کا یہ نیا نام یعنے اندر جاری کرنے سے ریفارمیشن کے حامیوں نے بسبب حقارت کے اس نئے نام کو شیطانی قرار دیا۔ اور اسے دوزخ میں بھیجا۔ لیکن بیرترگھن نام کو جسے شروع سے پوجتے آئے تھے قایم رکھا۔ خیر برتر کے مارے جانے کی کہانی محض تمثیل ہی بیان ہو تو بھی ماننا پڑیگا کہ یہ تمثیل وسط ایشیا ہی میں ایجاد ہوئی تھی اور اہل ہنود کے اجداد اس تمثیل کو اپنے ساتھ لیکر اپنے قدیم وطن سے ہندوستان میں داخل ہوئے تھے۔ کیونکہ اگر یہ نہ ہوتا تو رگوید اور ژنداوستہ دونوں تصنیفات میں ایک ہی تمثیل نظر آتی۔

ب۔ برتر کے مارے جانے کی کہانی کو محض تمثیل تصور کرنے میں ہمارا اعتراض ہے کیونکہ برتر کی کہانی میں ایسے چند ناموں اور جگہ کا ذکر آتا ہے جو کہ اصوری حروف میخ دار میں بھی نظر آتے ہیں۔

اول وید میں برتر کو اسور سے ملقب کیا گیا ہے۔ یہ لفظ اسور اصل میں اسیری زبان کا ہے۔ اسیری حروف میخدار میں لفظ اسور خاص چار معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔

۱۔ معبودوں کے لئے ۲۔ بادشاہ اور خداوند کے لئے ۳۔ ملک اسیریہ کے لئے ۴۔ اسیری ملک کے باشندوں کے لئے۔ اسیریہ زبان سے یہ لفظ ارید زبان میں آیا اور پہلے معبودوں کے لئے استعمال ہوا۔ اس لئے اوستہ میں لفظ اہور معبود کے لئے مستعمل نظر آتا ہے۔ اس معنے میں رگوید میں بھی یہ لفظ اسر نظر آتا ہے اور اندر۔ درون وغیرہ وید کے بڑے بڑے معبودوں کو اسر کہا گیا ہے۔ سانیاچارج اپنی تفسیر میں لفظ اسور کے معنے اسور زندگی بخشنے والا کہتے ہیں۔ دیکھو سانیاچار کی تفسیر رگوید ۱۔ ۳۵۔ ۱۰ اسیری زبان میں سنسکرت میں حرف سین کی کمی نہیں۔ لہذا اسور لفظ جیسے کا تیسا ہی رکھا گیا اور معبودوں کے لئے استعمال ہوا۔ ژند زبان میں س۔ ح۔ سے بدل جاتا ہے۔ اس واسطے اسور لفظ اہور ہوگیا۔ اہل فارس کے ساتھ مخالفت کی وجہ سے اہل ہنود کو لفظ اہور کانٹے کی طرح چبھنے لگا اور اس وقت اہل ہنود نے اسور کو دیوتاؤں کا مخالف قرار دیا اور اس لفظ کو حقارت سے دیکھنے لگے۔ برتر کو وید میں اسور کہا گیا۔



واقعات اور رائیں

تار کی خبر کے وسیلے معلوم ہوا کہ چین کا بادشاہ تخت سے اُتارا گیا اور مر گیا قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی بیماری سے نہیں مرا شاید وہاں کی ملکہ کے حکم سے اب اپنے چھوٹے لڑکے کے عوض بادشاہت کرتی ہو مار ڈالا گیا ہوگا۔ خواہ وہ کسی طرح سے مرا مگر اس میں شک نہیں ہے کہ اس کی موت سے چین کو بڑا نقصان ہوا کیونکہ یہ بادشاہ بہت ہی اصلاح پسند تھا اب چین میں جلد ترقی کی امید نہیں ہے۔ امید نہیں ہے کہ یورپ کی سلطنتیں باہمی حسد کے باعث اس ملکہ کو سزا دے سکیں مگر وہ جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے ایسے ظلم کی ضرور سزا دیگا ؛

بپتسمہ کی خبر پچھلے ہفتے نوکھے کلاں ضلع فیروز پور میں پادری سیجے ساین بائیٹ نے دو مردوں اور دو عورتوں اور سات بچوں کو بپتسمہ دیا اور ڈوہال ضلع لودیانہ میں پادری یو۔ ایس۔ جی۔ جونس نے تین شخصوں کو بپتسمہ دیا۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند ان نو مریدوں کو ہر ایک طرح کی آزمایش سے محفوظ رکھے ؛

آریا گزٹ اور مسیحی مذہب۔ لاہور کا دیانندی اخبار جارسے اوٹ عنوان " عیسائی فرد ہاسے کو بتانا چاہئے " کے جواب میں مسیحیوں کے یتیموں کی جسمانی پرورش کے لئے شکر گذار ہو مگر وہ کہتا ہے کہ یہ بات کہ مسیحی ان بچوں کو روحانی خوراک بھی دیتے کا انکار کرتے ہیں غلط ہے ان کے پاس کون سی روحانی خوراک ہے جو وہ دوسروں کو دیں گے۔ عیسائی مت تو پورانک مت سے بھی بہت سی روحانی سکشا حاصل کر سکتا ہے سناتن ویدک دھرم کے مقابلے میں نورافشاں کا مسیحی مت کے گرین کی خوراک کو دودھوں کے آگے رکھنا کیا اژدہا پن سے کم ہے ؟

مندرجہ بالا بیان سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ تعصب نے ہمارے ہم عصر کی آنکھوں کو ایسا اندھا بنا دیا ہے کہ وہ مسیحی مذہب کی روحانی خوبیوں کو دیکھ نہیں سکتا۔ ہمارے ہم عصر کو واجب تھا کہ مسیحی مذہب کا پورانک اور ویدک مت سے مقابلہ کرتے وقت دونوں کے پھلوں کو دیکھتا۔ کیا نشگی اور رنگیتی اور بام مارگی اور کونڈا پنتھی اور دیگر وہ قسم کی بت پرستی اور ذات پات کی خوفناک برائیاں اور جہالت اور تاریکی پورانک مت کے پھل نہیں ہیں ؟ اور کیا مادہ پرستی اور نیوگ کے نام سے زناکاری کی تعلیم سناتن ویدک دھرم کا پھل نہیں ہے ! برعکس اسکے محبت۔ خوشی۔ سلامتی۔ صبر۔ خیر خواہی۔ نیکی۔ ایمانداری فروتنی۔ پرہیزگاری مسیحی مذہب کے پھل نہیں ہیں ؟ اگر اس میں آپ کو شک ہو تو پولوس رسول کا خط گلتیوں کو پانچواں باب ۲۲ آیت کو پڑھ لیجئے۔ آپ کو چاہئے کہ پورانک اور ویدک مت کے پھلوں کا مسیحی مذہب کے پھلوں سے مقابلہ کریں۔ افسوس ہے کہ آپ مسیحی مذہب کے ایک پھل یعنے یتیموں کی پرورش کو تو اپنے آریا بھائیوں کے سامنے بطور نمونے کے پیش کرتے رہتے اور نمونے کے لائق سمجھتے ہیں تو بھی اس درخت کو جس کا یہ پھل ہے برا کہتے رہتے ہیں۔ کیا کوئی برا درخت اچھے پھل لا سکتا ہے ؟ کیا پورانک اور ویدک دھرم سے اس ملک میں مسیحی مذہب کے پرچار سے پہلے ایسے پھل پیدا ہوئے ؟ کیا آپ کسی معتبر تواریخ کا حوالہ دے سکتے ہیں ؟ ہاں برعکس اس کے آپ خود آریا سماج کی اور ٹرک سبھا کے شریکوں کا حال بیان کرکے دکھلا رہے ہیں کہ پورانک اور ویدک دھرم ایسے پھل لاتا ہے کہ سماج کے عام ممبر تو کجا وہ بھی جو اترک سبھا کے ممبر ہیں کیسے دیانتدار اور سچائی سے پر ہیں ؟ آپ کے حق میں خدا کے کلام کے یہ الفاظ کیسے صادق آتے ہیں کہ " انہوں نے خدا کی سچائی کو جھوٹ سے بدل ڈالا " ہم آپ سے سفارش کرتے ہیں کہ اس نوٹ کے ساتھ انجیل میں سے پولوس کا خط رومیوں کو پہلا باب غور کے ساتھ پڑھئے تو آپ کو معلوم ہو جاویگا کہ پورانک اور ویدک دھرم کے ایسے پھلوں کا سبب کیا ہے ؟

پودوں میں روحیں۔ آریا پتر میں آریا سماج کی گھاسک پارٹی کی طرف سے بحث ہو رہی ہے کہ آیا پودوں میں روحیں ہیں یا کہ نہیں۔ اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ سوامی دیانند کا یقین تھا کہ پودوں میں روحیں ہیں اور اس نے ستیارتھ پرکاش میں صاف طور سے اس کا اقرار بھی کیا ہے۔ معلوم نہیں کہ اب گھاسک پارٹی کے کھانے کے لئے کون سی چیز باقی رہ گئی۔ ہر طرح کی سبزی اور اناج میں تو جیو ہے اور اس کے کھانے سے وہ جیو ہتیا کرتے ہیں بہتر ہوگا کہ آیندہ سے آریا سماجی بیجان چیزوں کو کھا کر زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں ؛

مذہبی مردم شماری۔ یہ ذکر ہو چکا ہے کہ متحدہ انگلستان میں لوگ اپنا مذہب مخفی رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلئے پارلیمنٹ کے آیندہ اجلاس میں ایک ایسا مسودہ قانون پیش کرنے کی تجویز ہو رہی ہے جسکے رو سے سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں ہر ایک شخص کے مذہبی عقیدہ کا دریافت کرنا لازمی ہوگا۔ بابو ... مگر برٹش سوسائٹی کی کمیٹی کا کہنا ہے اس امر کی سخت مخالفت کرینگی

کتاب تواریخ المسیح کا ساتواں حصہ

جس میں خداوند کی تصلیبی موت اور جی اُٹھنے کا بھی مفصل اور تحقیقی و مستند بیان ہے۔ تواریخ المسیح کا یہ حصہ بھی ذکر ہے میں کہوں گا بلکہ چھپ بھی گیا اور مکمل تیار ہے۔ سفحے میں عمدہ کاغذ و عمدہ خط ہے قیمت معہ محصول ڈاک ۸ صرف ہے جس کا جی چاہے بھی بطور قیمت بھیجکر منگوائے۔ میں چاہتا ہوں کہ چرچ انگلینڈ کے کار بندوں کو معلوم ہو جائے کہ لینٹ کے ایام نزدیک ہیں اور اس کتاب سے اُن ایام میں بہت مدد پہنچے گی بلکہ ہر سال ایام لینٹ میں جبکہ وہ خداوند مسیح کے دکھوں پر فکر کرتے ہیں ان کو مدد ملا کرے گی فقط ✦

اس تواریخ کے دو پہلے حصے مدت ہوئی کہ چھپ چکے ہیں لیکن درمیانی ۴ حصے ابتک تیار نہیں ہوئے ان کو ملتوی کر کے میں نے پہلے یہ ساتواں حصہ نکال دیا ہے کہ اس کی مجھے بہت ضرورت نظر آتی تھی۔ انشاء اللہ درمیانی چار حصے بھی وقت پر نکلیں گے پھر یہ کتاب پوری ہو جائے گی فقط ✦

الراقـــم

عماد الدین لاہز

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاوے گا جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے ✦

المشتہـــر

منیجر نور افشاں

نوٹس

نئے سال کا ایک ماہ گذر گیا ہے لیکن ہمارے معزز اور دیانتدار خریداران نور افشاں نے ابتک قیمت نور افشاں پیشگی ارسال نہیں کی لہذا ہم بطور یاد دلانے کے ملتمس ہیں کہ اپنی اپنی پیشگی قیمت نور افشاں کے لئے ارسال کریں۔ تاکہ بل بھیجنے کی نوبت نہ پہنچے ✦

المشتہـــر

منیجر نور افشاں

رسید زر

سردار چرت سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ [illegible]
ڈاکٹر ولیس میسی صاحب کلارک آباد [illegible]
پادری جی اے سنتھ صاحب گکھڑ [illegible]
ایضاً بابت پرچہ سنڈے سکول [illegible]
پادری ڈبلیو سکاٹ ڈسکو و پادری ڈبلیو ڈگیوی جگراؤں [illegible]
ڈاکٹر شمس الدین صاحب لانبر امرتسر [illegible]
پروفیسر آر سراج الدین صاحب لاہور [illegible]
مسٹر کارپینٹر صاحب مقام آنی [illegible]
پادری جے بی ڈیلس صاحب لودیانہ [illegible]
پادری جواتی رام صاحب لودیانہ [illegible]
مشن ہیڈ گنگ روم پچھانکوٹ [illegible]

نوٹ

واضح رہے کہ امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی ✦

المشتہر منیجر نور افشاں لودیانہ

غزل

بنا ہے دل مرا مورد خدا کے فضل بیحد کا
بجا لاؤں کہاں تک شکریہ احسان ایزد کا
ملا ہے مجھ کو آب زندگی فیض مسیحا سے
اسی کی روشنی سے میں نے دیکھا جلوہ تعمد کا
وہ ہے مقصد سے اپنے عارفوں کے بھر دیئے دامن
ریا کی دینے والا ہو وہی ہر اک مقید کا
یہاں ہر وقت آب زندگی دور و گنہگارو
کہ ساماں ہاتھ میں آتا ہے جنت جیش خلد کا
مسیح کی حمد سے حاصل یہ سر سبزی ہوئی انور
کہ ہر اک شعر میرا بن گیا تختہ زمرد کا

قطعہ

عشق مسیح ناصری بحر عمیق ہے کس سال
نا نہ ہوا میں غوطہ زن گوہر وصل پائیگیوں
انور دل فگار ہو شوق میں مست و رنگین
چھوٹ کے تیر سے کو وہ دو سکہ گھر چہ پائیگیوں

راقـــم

رام چند انور

لودیانہ

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ .... [illegible]
قیمت مہ کاپی پاس سنہ ہو وہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی .... [illegible]
فی ضمیمہ .... [illegible]

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم ولی کے اہتمام سے چھپا ✦